

دعواتِ عبدیتِ حق

نسبہ و ترتیب ادارہ الحق

بعض اعمال صالحہ کی فائزیت

خطبہ جمعہ المبارک ۱۸ رجب الثانی ۱۴۲۶ھ

دعوتِ ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ علیہ وسلم ما انقصت
صدقة من مالہ وما زاد اللہ عبداً یحفی الا عجزاً او ماتوا نضع احداً بللہ الا رزقہ اللہ

اس حدیث میں جو آپ کے سامنے پڑھی گئی تین چیزوں کی طرف توجہ دلائی گئی ہے۔ اور بعض اعمال
کے ثمرات اور فائزیتوں کو اشارہ فرمایا ہے۔ خداوند کریم نے ہر ایک شے کے کچھ ظاہری اسباب پیدا
کئے ہیں اور کچھ حقیقی، جو ہماری نگاہوں سے اوجھل ہیں۔ شریعت نے ان حقیقی اسباب پر روشنی ڈالی ہے
مثلاً ایک شخص عمر کی زیادتی چاہتا ہے تو اس کے ظاہر اسباب تیرہ ہیں کہ صحت کی رعایت رکھے، مقوی
غذائیں کھائے۔ ورزش کرتا رہے۔ ہر کام میں بے اعتدالی سے بچتا رہے۔ صحتِ اشیاء سے پرہیز
کرتا رہے، مگر باطنی سبب کی طرف حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اشارہ فرمایا کہ زیادہ عمر کی تمنا رکھنے والے
کو چاہئے کہ صلہ رحمی کرے لوگوں کے ساتھ احسان کرے۔ فرمایا: ولا یزید فی العمر الا البرۃ عمر کی
زیادت نیکی اور احسان سے ہی ملتی ہے۔ اور فرمایا: من احدث ان یبسط لہ فی رزقہ دیناراً
فی اثرہ فلیصل رحمہ جو شخص کہ رزق کی فراخی اور عمر کی زیادتی چاہتا ہو تو صلہ رحمی کرے۔

اسی طرح والدین کی خدمت کرتا رہے۔ غلام ہونے کا ظاہری سبب غنمت مطالعہ درس و تدریس
ہے۔ مگر حقیقی اسباب تقویٰ و خشیت، اخلاص نیت اور اساتذہ و شیوخ کا ادب کرنا ہے، ورنہ
علم میں برکت نہیں ہوگی۔ امام سرخسی کسی جگہ تشریف لے گئے وہاں ان کے جتنے شاگرد تھے اس پاس

سے خدمت میں حاضر ہوئے کہ استاد سے ملاقات کریں۔ ایک شاگرد نے آنے میں سستی کی آخر میں آئے، امام سرخسؒ نے وجہ پوچھی تو کہا میری والدہ بہت کمزور اور ضعیف ہے اسکی خدمت کے لئے کوئی دوسرا شخص تھا نہیں، خدمت میں لگا رہا، اس لئے آپ کی خدمت میں عارضی میں دیر ہی ہو گئی۔ امام سرخسؒ نے فرمایا کہ اسکی عمر تو بڑی ہوگی مگر علم میں برکت نہ ہوگی۔ یہ بددعا نہ تھی بلکہ عمل کی خاصیت بتلا دی۔ کہ استاد کی خدمت سے علم میں برکت ہوتی ہے۔ جو استاد اور شیخ کا ادب و احترام نہ کرے وہ پاس ہے مبتلا بڑا عالم ہو جائے اس کا فیض عام نہ ہوگا۔ شاگرد کو سب کچھ ادب کی برکت سے ملتا ہے اور والدہ کی خدمت کا خاصہ یہ ہے کہ اسکی عمر میں اضافہ ہوگا۔ حضورؐ نے فرمایا اللہ کی رضا مندی اور خفگی والدین کی خوشنودی اور خفگی میں ہے۔

بغداد میں دو طالب علم تھے ایک بزرگ کا انہوں نے حال سنا وہاں حاضر ہوئے، ایک تو اس خیال سے کہ اس شخص کی علمیت معلوم کروں اس سے بحث و مباحثہ ہو، دوسرا اس غرض سے کہ میرے حق میں یہ بزرگ دعا دیں، علم حاصل کروں۔ ایک ادب کے لحاظ سے گیا۔ ایک غرور اور عجب میں مبتلا ہو کر گیا۔ ذہین تھا، محنت تھا، جاتے ہی مناظرہ شروع کیا، مسائل میں اس بزرگ کو خاموش کرنے کی کوشش کی، دوسرا ادب سے خاموش بیٹھا رہا۔ بزرگ نے خود پوچھا تم کیسے آئے ہو فرمایا حضرت میں تو صرف دعا احد استغادرہ کیلئے حاضر ہوا ہوں، بزرگ نے آثار سے معلوم کیا کہ اس شخص کا تمام اولیائے وقت پر اثر ہوگا، اس سے ایک عالم فیض پائے گا۔ یہ طالب علم آگے چل کر حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی کے نام سے مشہور ہوئے۔ دوسرا حکومت کی جانب سے سفیر ہوا۔ اس کے نفس کا غرور اور عجب بڑھتا رہا چند یوم کے بعد ایک عیسائی عہدت پر فریفتہ ہوا اس کے کہنے پر اسلام کو چھوڑ دیا۔ اور اس کے خنزیریوں کے ریور چرانے لگا۔ جنت نے ہر طرح ذلیل و سوا کر دیا۔ سینہ سے تمام علم اور قرآن مجید اٹھوا دیا گیا۔

اس طرح حضورؐ نے بعض گناہوں کی خاصیت بتلا دی کہ اللہ تعالیٰ اس شخص کو ہم اور غم میں مبتلا کر دیتا ہے جس کے گناہ سے بڑھے ہوئے ہوں۔ بظاہر اس غم کے اسباب معلوم نہیں ہوتے مگر یہ اندرونی نگر پریشانی اور بے چینی میں گھلتا رہتا ہے۔ اذ اکثر ذنوب العبد اوقعہ اللہ فی الهم۔ جب انسان کے گناہ زیادہ ہو جائیں تو اللہ تعالیٰ اسے پریشانیوں میں مبتلا کر دیتا ہے۔

بعض گناہوں کے نتیجہ میں انسان رزق سے محروم ہوتا ہے اور بے اوقات مال و دولت کی فراوانی کے باوجود معیشت خشک یعنی تنگی اور عسرت میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ حدیث میں ہے۔
وان الرجل لیحرم الرزق بالذنوب لیصیبہ لہ انسان بے اوقات گناہ کے سبب اس رزق سے

غروب نہیں ہوتا تھا۔ مگر سود کے نتیجے میں وہ ایسا تباہ ہوا کہ آج وہ ایک جزیرہ میں سمٹ کر رہ گیا ہے۔ اس پر نزع کی حالت طاری ہے۔ یہی حال امریکہ کا ہو رہا ہے، ایک ویٹ نام میں کروڑوں اربوں روپے خرچ کر رہا ہے، سامانِ جنگ اور سرمایہ تباہ ہو رہا ہے۔ چیخا اور چلاتا ہے کہ کسی طرح پیچھا چھوٹ جائے۔ بظاہر وہ سمجھتا ہے کہ میرے پاس سرمایہ بہت ہے۔ مگر نتیجہ اس سودی سرمایہ کا اب بھگت رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ علیم ہیں پکڑتے ہیں مگر آہستہ آہستہ — تو سود کا بالآخر انجام یہی ذلت اور خواری ہے، کوئی سودی لین دین بھی ہو تبصرہ کر لیں، دس بیس سال ظاہری ترقی ہوگی، پھر در بدر دھکے کھائے گا اور پچھتے در بدر ٹکڑے ٹکڑے کے لئے پھرتے رہیں گے اگر نیکی اور بدی کا نتیجہ دنیا میں اسی وقت ظاہر ہوتا تو یہ ابتلا اور آزمائش کے خلاف ہوتا۔ اللہ تعالیٰ حکیم اور علیم ہیں، چاہتے ہیں کہ بندوں کا ایمان بالغیب رہے۔ اگر اعمال کا نتیجہ آج ہی ظاہر ہو تو ایمان بالغیب نہ رہے گا۔ خدا کی نظر تو لامتناہی ہے۔ ہم تو آج کا دن ہی دیکھتے ہیں۔ مگر خدا کے سامنے تو قبر کی طویل زندگی۔ پھر قیامت کا دن جو پچاس ہزار سال کے برابر ہے۔ پھر جنت اور دوزخ کی لامتناہی زندگی بھی ہے۔ — ذاتِ یومئذ عند ربک کالعب سنبۃ متاعہ دن۔ تمہارے گنتی کے ہزار سال اللہ کے نزدیک ایک یوم کے برابر ہیں۔

اگر دنیا میں بادل و گناہ کے ایک ہزار سال بھی راحت سے مل جائیں، تو گویا ایک دن کی راحت ہے، جو ابدی زندگی کے مقابلہ میں، سچ ہے۔ انسان کو نتائج اعمال بھگتانا کیلئے وسیع میدان اور طویل زندگی پڑی ہوئی ہے۔ یہاں ہزار سال بھی کوئی عیش و عشرت میں رہے تو خدا کے ہاں یہ ایک دن کے برابر بھی نہیں۔ تو سود کو خدا تعالیٰ مٹاتا اور نیکی کو اتنا بڑھاتا ہے کہ کچھ برابر نیکی پہاڑ کے برابر ہو جاتی ہے۔ اگرچہ دنیا دار العمل ہے، دار الجزاء نہیں۔ مگر پھر بھی صدقہ کا اثر دنیا میں ظاہر ہوگا کہ مال میں نقصان نہ ہوگا اور برکت و غنائے نفس اسے میسر ہوگا۔ تجربہ اس کا شاہد ہے — حدیث شریف میں آتا ہے کہ ایک شخص قبر سے غالی آئے، ننگے سر اور پاؤں اٹھایا جائے گا، پھر خداوند تعالیٰ کہے پاس پیش ہوگا، بیچ میں ترجمان ہوگا۔ نہ کوئی دلیل معطلی نہ کوئی سامتی اور غمخوار جسکی وجہ سے رعب و ہیبت کم ہو۔ اللہ تعالیٰ ہر شخص کے ساتھ خود ہی حساب و کتاب فرمائے گا۔ یہ شخص ہر طرف دیکھے گا۔ دائیں بائیں سامنے پیچھے ہر طرف جہنم میں محصور ہوگا۔ یہ بے چارہ اب سوچے گا کہ کیا کیا جائے کوئی مددگار نہیں۔ اتنے میں جہنم کی آگ کے سامنے کچھ ہوگا ایک ٹکڑا اس پر بن جائے گا جو آگ کو اس سے چھونے بھی نہ دے گا۔ ایسے وقت کے لئے حضور اقدسؐ فرماتے

ہیں: اتقوا النار و لو یثویتہ شجرہ۔ آگ سے بچو خواہ کھجور کے ایک ٹکڑے سے کیوں نہ ہو۔
 اس ارشاد کا نہ سرا مطلب یہ بھی ہے کہ اگر کسی مسلمان کا آدمی کھجور کے برابر بھی حق مارا ہے تو
 اگر اسے واپس کر دو تو آگ سے بچ جاؤ گے۔ دوزخ آگ کیلئے تیار رہو۔ ہمارا نفس ہمیں جہنم میں سے بھانا
 چاہتا ہے۔ مگر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم پکڑ پکڑ کر آگ سے بچا رہے ہیں۔ دکنتر علی شفا حنفی
 من النار فانقذکم منها۔ اور تم جہنم کے گڑھے کے کنارے پر تھے۔ اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم
 کے ذریعہ آپ کو آگ سے بچایا۔

حضور اقدس کی شفقت و رأفت ہمارے اوپر حد سے زیادہ ہے، مگر وہ بھی فرماتے ہیں کہ
 قیامت کے دن دیگر امتوں کے اعمال و عبادات پیش ہونگے۔ کسی نے ہزاروں سال عبادت کی ہوگی،
 کسی نے بے شمار حج کئے ہوں گے کسی نے زندگی بھر جہاد کیا ہوگا، کہیں ایسا نہ ہو تم اس حال میں پیش ہو
 جاؤ کہ تمہاری گردنوں پر دوسروں کا اونٹ، گھوڑا، بھیڑ، کسی کی جان، کسی کی چاندی، کسی کا مال و دولت
 ہو اور پھر مجھے پکارو کہ یا رسول اللہ اغثنی۔ اے اللہ کے رسول میری مدد کر۔ مگر میں اس وقت کہوں گا کہ
 میں کچھ بھی نہیں کر سکتا۔ کیا میں نے نیکی اور بدی کے احکام تمہیں نہیں پہنچائے تھے۔ تمہارے پاس
 کتاب و سنت اور نیک لوگوں کے موعظ و نصائح نہیں پہنچے تھے۔ کوئی کہے گا کہ اس نے خودی کی
 دوسرے کا فصل کاٹا، کسی کا حق مارا، تو یہ تمہاری رسوائی ہوگی دوسری امتوں کے سامنے، کہ وہ تو نیک اعمال
 اور کارنامے حضرت حق جل مجدہ کی بارگاہ میں پیش کریں اور تم بدکاریوں کے کارنامے۔

قرآن ہائے حضرت رابعہ بصریہ عدویہ سے دن رات میں ہزار رکعت نفل پڑھا کرتی تھیں۔
 آج کل کی عورتیں فرض نماز نہیں پڑھتیں کسی نے ان سے کہا کہ تو تو بڑی خوش قسمت ہے کہ جنت میں جائیگی،
 دن رات بندگی میں مشغول رہتی ہو۔ انہوں نے فرمایا کہ یہ تو اللہ کی مرضی ہے کہ جنت بھیجے یا دوزخ میں۔
 عبادت اس وجہ سے نہیں کرتی۔ کہا کہ مجھے تو مذکورہ حدیث یاد آتی ہے۔ رسول اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو
 قیامت کے دن ہماری وجہ سے پریشانی اور تکلیف نہ ہو، اور ان کی انتہائی عظمت پر وجہ نہ لگے۔ بلکہ
 قیامت کے دن آواز ہو کہ حضور کی امت کی ایک عورت اور ایک روحانی بیٹی نے دن رات میں اتنی
 عبادت کی، اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت اور روحانی عظمت اور بھی چمک اٹھے۔ چھوٹوں
 کی برائی پر بڑوں کو سخت صدمہ ہوتا ہے۔ واللہ العظیم ہماری برائیوں اور بدکرداریوں کی وجہ سے حضور
 اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو صدمہ پہنچ رہا ہے۔ پھر شفاعت کی امید کس طرح رکھیں، غرض صحابہؓ نے صدقات
 دینے میں ایک دوسرے پر سبقت لی۔ جو کچھ بھی طاقت ہوئی، اس کے مطابق اللہ تعالیٰ کی راہ میں صدقہ دینے

سے دریغ نہ کیا۔ بخاری شریف میں تفصیلات موجود ہیں۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض غزوات کے لئے چندہ دینے کا اعلان فرمایا تو حضرت عثمانؓ اور حضرت عبدالرحمنؓ بن عوف جیسے تو نگہ حضرات ہزاروں دیدیتے اور کسی کے پاس کوڑی بھی نہ ہوتی تو صبح سے شام تک سامان کی ڈھلائی کرتے، مزدوری کر لیتے، شام کے وقت مزدوری میں جو چند کھجوریں مل گئیں وہی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لاکھ جہاد کیلئے پیش کر دیں کہ جہاد کے لئے یہی قبول فرمائیں۔ بعض نے ہات بھر ایک ایک چھوٹا سا پر ایک ایک ڈول نکالنے کی مزدوری کی اور صبح کی نماز میں حضور اقدس کو اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کے لئے اپنی رات بھر کی کمائی پیش کر دی۔

پھر اس اتفاق فی سبیل اللہ اور ایثار کی برکت سے ایسا وقت آیا، کہ ان کے گھروں میں ایک ایک لاکھ پڑا۔ امام بخاریؒ نے مالِ جہاد کی برکت پر مستقل باب باندھا ہے۔ حضرت زبیرؓ پر ۲۲ لاکھ قرض تھا، قرض اتارنے کیلئے کچھ زمین بیچی چاہی تو ۹۸ لاکھ اس کی قیمت نکلی۔ رگ المات دیکھتے تو حضرت زبیرؓ حفاظت کے خیال سے اسے بطور قرض رکھ لیتے۔ حضرت زبیرؓ کا کام ہی جہاد کرنا تھا، تو صحابہؓ کی قربانیوں کا ثمرہ انہیں دنیا میں بھی ملا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو فاس و روم کے خزانوں کی کنجیاں ہاتھ میں دی گئیں اور وہ خزانے بہت جلد حضور کی امت میں آئے۔

دوسری چیز حضور اقدسؐ نے یہ ارشاد فرمائی، کہ کسی کے زور و ظلم اور زیادتی کرنے پر عفو و درگزر کرنے سے بے عزتی نہیں ہوتی، بلکہ اللہ تعالیٰ اس کی عزت بڑھا دیتے ہیں۔ کسی نے تم پر ظلم کیا، مارا پیٹا، گالی دی۔ بے ادبی کی، تم نے اسے معاف کر دیا۔ ہمارے پٹھان کہتے ہیں کہ اس سے ناک کٹتی ہے۔ یہ پٹھانیت نہیں، جہنمیت ہے۔ کتا اگر کسی کو کاٹے اور یہ بھی اسے کاٹے تو کیا یہ عزت ہوگی یا ذلت۔ تم بندوں کو معاف کرو خدا تمہیں معاف کر دے گا۔ اگر کسی کو معافی نہ دو تو خدا سے کیسے عفو کے طلبگار بنو۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: صل من قطعک و اعف عمن ظلمک و احسن الی من اساء الیک۔ جو تم سے الگ رہنا چاہے تم اس سے صلہ رنجی کرو و ظالم کو معاف کرو، جو تم سے برائی کا سلوک کرے، تم اس سے بھلائی کرو۔

عفو کی برکت سے لوگوں اور دشمن کے دلوں میں بالآخر تمہاری عزت بیٹھ جائے گی، ان کی دشمنی دوستی میں بدل جائے گی، وہ خود زیادتی پر نادم اور شرمندہ ہو جائیں گے تو عفو اور درگزر کی خاصیت بالآخر مقرر ہونا ہے۔

تیسری چیز حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمائی کہ کسی نے اللہ کیلئے تو انحراف عاجزی اور مسکینی

اختیار نہیں کی۔ مگر اللہ تعالیٰ اسے رفعت اور سر بلندی عطا فرماتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے تمہیں عزت دی حکومت دی، دولت دی، عہدہ عطا فرمایا تو تم اس وقت تکبر نہ بنو۔ اللہ تعالیٰ کے لئے اپنے نفس کو نچا کر دو۔ عربی مقولہ ہے: الوصیع اذا ارتفع تکبر۔ کہینہ شخص جو اونچا ہو جائے تو تکبر ہوتا ہے۔ شریف جتنا بڑھتا ہے، اتنا ہی اپنے آپ کو کتر سمجھنے لگتا ہے۔ جس نے تواضع اختیار کی اللہ تعالیٰ اسے اونچا کر دے گا۔ جس نے کہا ”میں ہوں“ تو ہندوستان میں کہا کرتے ہیں کہ ”میں کے گلے پھری“۔ انسانیت اور غرور کا انجام ہلاکت ہوتا ہے، جس نے غرور کیا، سمجھ لیں کہ وہ مٹے گا۔ محمود غزنویؒ کا غلام ایازؒ جسے سلطانؒ نے قدر و منزلت کی وجہ سے بڑا درجہ دیا تھا، کہا کرتا تھا کہ ”ایاز قدر خود بشناس“۔ ایک دفعہ وزراء نے اعتراض کیا کہ بادشاہ سلامت ایاز کی کیوں اس قدر عزت فرماتے ہیں۔ محمود غزنویؒ نے کہا اس کا جواب ختم اجلاس پر دیا جاوے گا۔ اجلاس کے بعد ایاز اپنے کمرہ میں پہنچتا اور شاہی خلعت اتار دیتا، قد آدم آئینہ سامنے رکھتا۔ اور پہلے وقت کے پچھے پرانے کپڑوں کو پہن کر اپنے نفس کو خطاب کرنے لگتا کہ ایاز تو غرور میں نہ آتا۔ تم اس لباس میں غلامی کیا کرتے تھے۔ ایاز قدر خود بشناس۔ آج جو شاہی لباس پہنے ہو اور شاہی دربار میں تجھے قدر و منزلت حاصل ہے، یہ محض خداوند کریم کے کرم اور محمود غزنویؒ کی ذرہ نوازی ہے۔ ایاز اپنے آپ کو نہ بھولنا۔ محمود غزنویؒ مع وزراء درجہ میں چھپ کر دیکھتے تھے۔ وزراء سے کہا کہ ایاز کے اس پاکیزہ اخلاق کی وجہ سے میں اس کی قدر کرتا ہوں۔

حضرت علیؑ فرمایا کرتے تھے کہ جو شخص پیشاب کے دو قطروں سے پیدا ہوا ہو اور فی الحال نجاست کا حامل ہو، اور فی المال جسکی انتہا یہ ہو کہ گل سرکہ بدبودار ہو جائے، کیرے سے کھائیں وہ کیوں بڑائی کرتے لگے اور تکبر کیوں کرے۔ تو انسان کا یہ ابتداء و انجام ہے تو غرور کس چیز پر ہے۔ اللہ تعالیٰ کی شکر گزاری ہر حال میں ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بہترین اعمال پر چلنے کی توفیق دے اور ان کی برکات و اثرات سے ہمیں مالا مال کر دے۔ و آخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمین۔

- ★ لوگوں کی نیکیوں کو ظاہر کرنا چاہئے، اور برائیوں سے چشم پوشی لازم ہے۔
- ★ خواہش پر غالب آنا فرشتوں کی صفت ہے۔ اور خواہش سے مغلوب ہونا چوپاؤں کی صفت ہے۔
- ★ بد خلقی نجاست باطنی کی دلیل ہے۔
- ★ ناز میں حضور قلب کی تدبیر یہ ہے کہ الفاظ کے معانی پر خیال رکھے۔
- ★ جو کام بنی کے حکم کے خلاف ہو لگے چہ بہ شکل عبادت ہو، گناہ ہے۔

(۴۴ غزالیؒ)